The Shariah Commandments of the Use of Gold, Silver and other Metals

سونا، چاندی اور دیگر دھاتوں کے استعمال کے شرعی احکامات

Dr. Atiq Ullah
Lecturer Islamic Studies, SBBU Sheringal, Dir Upper
atiqullah@sbbu.edu.pk
Dr. Abdul Haq
Assistant Professor, SBBU Sheringal, Dir Upper
dr.abdulhaqsbbu@gmail.com

Abstract

Islam provides balanced guidance in all aspects of life, including the use of metals. Gold is strictly forbidden for men in the form of jewelry but permitted for women as adornment. However, both men and women are prohibited from using gold utensils. In cases of necessity, such as medical use, limited exceptions are allowed. Men may wear a single silver ring not exceeding one mithqal (approximately 4.37 grams), while women may use silver jewelry more freely, provided it is not extravagant. Silver utensils are forbidden for everyone. Jewelry made from other metals like iron, copper, or brass is generally disliked, and rings made from them are discouraged. However, utensils made from these metals are allowed. Women may wear jewelry made of gold, silver, precious stones, plastic, or similar materials, as long as it is modest. Noisy jewelry (like anklets with bells) is discouraged. Items made from animal parts (except pigs) are permitted for adornment. Islam's guidance emphasizes moderation, practicality, and spiritual wisdom in all aspects of life.

Keywords: The Shariah Commandments, Gold, Silver, Metals, Ring, Jewelry, iron, copper, brass

تعارف

اسلامی تعلیمات میں مرد و زن کے لیے سونے، چاندی اور دیگر دھاتوں کے استعمال کے احکامات موجود ہیں۔

سونے کا حکم

مردوں کے لیے سونے کا زیور پہننا قطعاً حرام ہے، جبکہ عورتوں کو زیب و زینت کے لیے اجازت ہے اور سونے کی ہر قسم زیورات استعمال کر سکتی ہیں، مگر سونے کے برتن جیسے گلاس، چمچ وغیرہ کے استعمال کی اجازت عورتوں کو بھی نہیں۔ بچوں پر بھی یہی حکم لاگو ہوتا ہے، اگرچہ گناہ والدین پر ہوگا۔ سونے کا استعمال صرف مجبوری کی حالت میں جائز ہے جیسے مصنوعی دانت یا ناک لگوانا ہو۔

چاندی کا حکم

مردوں کے لیے چاندی کے استعمال کا انگوٹھی کی حد تک اجازت ہے، وہ بھی ایک مثقال (تقریباً 4.37 گرام) سے زیادہ نہ ہو۔ عورتیں چاندی کے دیگر زیورات بھی استعمال کر سکتی ہیں بشرطیکہ اس میں اسراف یا ریاکاری نہ ہو۔ چاندی کے برتن بھی مرد و عورت دونوں کے لیے ممنوع ہیں۔

دیگر دھاتوں کا حکم

سونے چاندی کے علاوہ دیگر دھاتیں (لوہا، تانبا، پیتل) کے برتنوں کا استعمال جائز ہے، مگر ان دھاتوں کے زیورات پہننا مکروہ ہے۔ مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے انگوٹھیوں میں صرف چاندی کی اجازت ہے، باقی دھاتیں مکروہ قرار دی گئی ہیں۔

متفرق احکام

انگوٹھی: مرد صرف چاندی کی ایک نگ کی انگوٹھی پہن سکتا ہے، زیادہ نگ یا مختلف دھاتوں کی اجازت نہیں۔ عورتوں کو مکمل آزادی ہے بشرطیکہ اسراف نہ ہو۔

زیورات: سونا چاندی، ہیرے، موتی، فیروزہ، مرجان، اور پلاسٹک وغیرہ کے زیورات عورتوں کے لیے مباح ہیں۔ گھنٹی یا آواز دینے والے زیورات (مثلاً پازیب) سے منع کیا گیا ہے۔

جانوروں کے اعضا: حلال و حرام جانوروں کے سینگ، ہڈیاں، بال اور دانت کے زیورات کا استعمال بھی جائز ہے، البتہ خنزیر کے اعضاء کا استعمال حرام ہے۔

تمہید

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، اس میں زندگی کے ہر شعبے سے متعلق مکمل ہدایات موجود ہیں، اسلام کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اسلام نے ہر معاملے میں اس پہلو کو اپنانے کا حکم دیا ہے جو حد اعتدال میں ہو، اسلام نے احکام جاری کرتے ہوئے طبیعت انسانی کی بھی رعایت رکھی، اس لئے ہم یوں بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ اسلام فطرت کے عین مطابق مذہب ہے، اگر اس نے کسی چیز سے روکا بھی ہے تو اس کے ایک حد تک استعمال کی اجازت بھی دی ہے اور جہاں بالکل اجازت نہیں دی وہاں بھی انسان کے حق میں مفید ہونے کی وجہ سے اس کے استعمال کو ترک کرنے پر جنت کی قریبی بشارت سنادی جو ایک مومن کے لئے دنیا میں حرف آخر ہے۔

اسلام نام ہے رب کی رضامندی ڈھونڈنے کا، تو انسان پر مختلف قسم کی آزمائشیں اللہ تعالی کی طرف سے ہیں، کہ وہ کہاں تک اس کی بات مانتا ہے، چنانچہ اس کی طبیعت چاہتی ہے کہ مختلف قسم کی دھاتوں سے آراستہ ہو اور وہ خوب بھلا لگے، انہیں اپنے استعمال میں لائے تو اسلام نے اس سلسلے میں ایک ضابطہ ہمیں دے دیا کہ جس کی پیروی کرنے والا جنت کا حقدار اور روگردانی کرنے والا موجب سزا و عتاب اور داخلِ نار ہو گا۔

مختلف دھاتوں کے احکام سے متعلق بحث کو ہم مندرجہ ذیل ترتیب کے مطابق بیان کریں گے:

(1) سونے کا حکم

(2) چاندی کا حکم

(3) دیگر دھاتوں کا حکم

(4) متفرق (گھڑی، چین، انگوٹھی وغیرہ) کا حکم

(1) سونے کا حکم

سونے میں زیورات کا استعمال مرد کے لئے مطلقا ممنوع ہے، کسی بھی صورت مرد سونا زیور کے طور پر استعمال نہیں کر سکتا:

لن ﻤﻬﺐ ﷺ جع اي ﻤﺬهب باي ﻤﻠرﻬﺮ ف ﻤﺤرري عﻠﯽ ﻤﺬكور لقوله ﷺ هذﻤﻦ حرﻤﻲآن عﻠﯽ ذكور ﻤﻴﺖ لآ خرج بااإحدى ﻳﺪﻳﻪ حرﻳﺮ بااآلخر ذهب[i]

ترجمہ: اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے سونے اور ریشم کو حرام ہونے میں جمع فرمایا ہے مردوں پر یوں فرماتے ہوئے کہ:

یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں، جب آپ ﷺ نکلے اس حالت میں کہ آپ ﷺ کے ایک ہاتھ میں ریشم تھا، اور دوسرے ہاتھ میں سونا۔

اس کلام کی دوسرے جانب یہ معلوم ہوا کہ عورتیں اس کے استعمال کی مجاز ہیں مگر اس میں بھی ایک نکتہ ہے جس کو سمجھنا نہایت ضروری ہے، اور وہ یہ ہے کہ عورتیں سونا تو استعمال کر سکتی ہیں مگر زیب و زینت کے واسطے اگر بدنی منفعت مقصود ہو جیسا کہ پینے کا گلاس برتن وغیرہ سونے کا استعمال کر لیا جائے تو یہ عورتوں کے حق میں بھی ممنوع ہے۔

لقوله : "ﻤﻦ ﻤﺬى ﻳﺸﺮب ﻳﻦ أﻧﻴﺔ ﻤﻔﻀﺔ ﻤﻨآ ﻳﺠﺮﺟﺮ ف اطﻴﻪ ﻧآر جهﻨﻢ بيعلوم أن ﻤﺬهب أشد حرﻳﺔ ﻳﻦ ﻤﻔﻀﺔ ﻤﻞ ﻳﺮ أنه رخص ﷺ ﻤﺤﺨﻢ اآﻠﻔﻀﺔ ﻠﻠرج آل بلرخصة ف ﻤﺬهب أ ا ل فكآن ﻤﻴﺺ ﻤﻮﻤﺮا ف ﻤﻔﻀﺔ بمرام ف ﻤﺬهب الﻠﺔ ﻳﻦ طرﻳﻖ ﻤﻠﺒﻞ كحرري ﻤﺤأﻧﻴﻒ ﻳﻊ رري ﻤﻀﺮب بمﻠﺸﻢ"[ii]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کے اس قول کی وجہ سے کہ جو چاندی کے برتن میں پانی پیتا ہے، تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ انڈیلتا ہے، یہ بات ہمیں معلوم ہے کہ سونا چاندی سے زیادہ سخت حکم رکھتا ہے، کیا یہ بات نہیں کہ آپ ﷺ نے مردوں کو چاندی کی انگوٹھی استعمال کرنے کی اجازت دی اور سونے کی سرے سے دی ہی نہیں، تو چاندی پر منع کرنے سے سونے پر منع ہونا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا، جیسا کہ اُف کہنے کی ممانعت سے مارنے اور گالی دینے کی ممانعت ثابت ہوتا ہے۔

بكره ﻤﻠﻜﻞ بمﻠﺸﺮب بمطاهآن بمﻠﺤﻄﻴﺐ ﻳﻦ ﻤﻨآء ذهب بفضة ﻠﻠرج آل بمﻠرءة طﻄﻠﻖ ﻤﻠﺪﻳﺚ[iii]

ترجمہ: سونے اور چاندی کے برتن میں کھانا، پینا، دھونے دینا، اور خوشبو کے لئے استعمال کرنا ممنوع ہے، مرد وعورت دونوں کے لئے، حدیث کے مطلق ہونے کے وجہ سے۔

ایک روایت میں ہے :

عن حذیفۃ أنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول لا تلبسوا الحریر ولا الدیباج ولا تشربوا فی آنیۃ الذہب والفضۃ ولا تأکلوا فی صحافہا فإنہا لہم فی الدنیا ولکم فی الآخرۃ[iv]

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مت پہنو ریشم، اور نہ ہی دیباج، اور سونے چاندی کے برتن میں پانی نہ پیو، اور نہ ان سے بنے ہوئی پلیٹوں میں کھانا کھاؤ، اس لئے کہ یہ دنیا میں کفار کے واسطے ہے، اور آخرت میں تمہارے لئے ہوگا۔

نابالغ لڑکوں کے لئے

یہاں ایک بات یہ ضروری ہے کہ ہم نے سابقہ سطور میں مردوں کے لئے سونے کے استعمال کی ممانعت بیان کی ہے تو اس حکم کے اندر نابالغ بچے اور لڑکے بھی شامل ہوں گے یعنی جس طرح مردوں کے لئے سونے کے استعمال پر پابندی ہے اسی طرح لڑکوں اور نابالغ بچوں پر بھی پابندی ہے، اگر ممانعت کے باوجود انہوں نے سونا استعمال کر لیا تو وہ غیر مکلف ہونے کے ناطے گنہگار تو نہ ہوں گے البتہ ان کے پہنانے والے اولیاء گنہگار ہوں جائیں گے۔

بلا فرق ای التکبیر والصغیر فی الرؤیۃ ھذہ من کان ذکرا، لان النبی ﷺ أناط الحکم علی الذکورۃ بقولہ ﷺ" : ھذان حرام علی ذکور أمتی، ولأن الناس منہ کان الصغیر ذکرا فالإثم علی من ألبسہ لا علیہ لأنہ لیس من أہل التحریم علیہ کما إذا سقی خمرا کان الإثم علی المسقی لا علیہ کذلک ھنا[v]

ترجمہ: حرمت کے اندر چھوٹے بڑے کا کوئی امتیاز نہیں بس مذکر ہونا کافی ہے، اسی لئے کہ نبی کریم ﷺ نے حکم کا مدار مذکر ہونے پر رکھا ہے، یوں فرماتے ہوئے کہ یہ دونوں چیز میں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں، ہاں اگر پہننے والا بچہ ہے تو گناہ اسے پہنانے والے پر ہے، اس لئے کہ بچہ ایسے افراد میں سے نہیں ہے جن پر حرمت کا حکم لاگو ہوتا ہے، یہ تو ایسا ہے جیسا کہ اسے کسی نے شراب پلادی، تو گناہ پلانے والے پر ہے اس پر نہیں تو یہاں بھی اسی طرح ہے¬

الحنفیۃ والمالکیۃ: یکرہ لولی الصبی إلباسہ الذہب والحریر وأجازوا إلباسہ الفضۃ علی المعتمد[vi]

ترجمہ: احناف اور مالکیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک نابالغ کے ولی کے لئے بچہ کو سونا اور ریشمی کپڑا پہنانا مکروہ ہے، اور انہوں نے چاندی پہنانے کی اجازت دی ہے، معتمد قول کے مطابق۔

سونے کے استعمال کی جائز صورتیں

بسا اوقات مرد کے دانت ہلنے لگتے ہیں جس کی مضبوطی کے لئے سونے کے تار سے اس کو باندھ دیا جاتا ہے، یا پھر اس پر سونے کے خول چڑھائے جاتے ہیں، تو سونے کا تار ہو یا خول یا بنفس نفیس سونے کے دانت، اس کے استعمال کے سلسلہ میں امام اعظم اور امام ابویوسف رحمہا اللہ تعالیٰ کا مسلک یہ ہے کہ جب تک چاندی سے کام چل سکتا ہے سونے کے استعمال کی گنجائش نہیں، جبکہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دونوں بہر صورت جائز ہے، عالمگیریہ میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک قول امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ لکھا ہے لہذا سونے کے استعمال کی گنجائش ہے اور اس میں مرد و عورت کا ایک ہی حکم ہے۔

"إذا تحرکت سن رجل وخاف سقوطہا فأراد أن یشدہا یشدہا بالفضۃ ولا یشدہا بالذہب، وہذا قول أبی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ وقال محمد رحمہ اللہ تعالیٰ یشدہا بالذہب أیضا ذکر الحاکم فی المنتقی لو تحرکت سن رجل وخاف سقوطہا فشدہا بالذہب أو بالفضۃ لم یکن بہ بأس عند أبی حنیفۃ وأبی یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ[vii]"

ترجمہ: جب دانت حرکت کرنے لگیں اور اس کے گرنے کا اندیشہ ہو اور آدمی انہیں مضبوط باندھنا چاہیئے تو چاندی کے ذریعے مضبوط باندھے سونے کے ذریعہ وہ نہ باندھے، یہ امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے جبکہ امام محمد رحم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ انہیں سونے کے ذریعے بھی مضبوط رکھ سکتا ہے، اور حاکم شہید رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب منتقی میں ذکر کیا ہے کہ اگر دانت ہلنے لگیں اور گرنے کا خوف ہو تو اسے سونے یا چاندی سے مضبوط کرلے، اس میں شیخین رحمہا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی حرج نہیں۔

اسی طرح سونے کا ہتھیاروں میں بھی استعمال جائز ہے :

أی السیف المضبب بالمسکی لا بأس بہ اتفاقا[viii]

ترجمہ: یعنی سونا چڑھی ہوئی تلوار اور چھری میں بالاجماع کوئی مضائقہ نہیں۔

اگر ضروت کے پیش نظر کسی نے سونے سے بنی مصنوعی ناک لگوالی تو اس کی بھی اجازت ہے۔

كذم لو جدع أنفه فآتذ أنفآ ين ذهب لےكره اآطنفآق[ix]

ترجمہ: اور اسی طرح اگر کسی کی ناک کٹ گئی اور اس نے سونے کی بنوالی تو اس میں کوئی کراہت نہیں، اور یہ اتفاقی مسئلہ ہے۔

ایک روایت میں ہے:

عن عبدلرحن ان طرفة أن جده عرفجة ان أسعد قطع أنفه يوم ملكلب فأخذ أنف ين برق فآنت عليه فأيره لنب ﷺأن يخذ أنفآ ين ذهب[x]

ترجمہ: عبدالرحمن بن طرفہ کہتے ہیں کہ ان کے دادا عرفجہ بن اسعد رضی اللہ تعالی عنہ کی جنگ کلاب میں ناک کٹ گئی تھی تو انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی لیکن جب وہ بد بود ینے لگی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو سونے کی ناک استعمال کرنے کا کہا۔

تو یہ استثنائی اور ضرورت والے حالات ہیں ایسے حالات میں سونے کے ستعمال کی اجازت ہے۔ اسی طرح کسی شخص کی انگلیوں کی پوریں کاٹ دی گئی ہو تو اس کے لئے بھی یہ جائز ہے کہ انگلیوں کی پوریں بنوا کر لگائے لیکن اگر مکمل ہاتھ یا پوری انگلی کاٹ دی گئی ہو تو اس صورت میں سونے یا چاندی کا ہاتھ یا پوری انگلی بنوا کر نہیں لگا سکتا، البتہ سونے چاندی کے علاوہ کسی دیگر دھات کا بنوا کر لگا سکتا ہے، عالمگیریہ (کتاب الکراہیۃ) میں ایسے ہی ہے۔

اسی طرح دانت اگر دوسرے چیزوں سے بنوا کرا گر خراب ہوتے ہوں تو سونے چاندی کے دانت بنوانا جائز ہے۔[xi]

(2) چاندی کا حکم

سونے کا استعمال مرد کے لئے تو ممنوع ہے اور عورتوں کے لئے بھی کس قدر اجازت تھی اس کا تذکرہ ما قبل میں ہو چکا، چاندی بھی ایک قدرتی دھات ہے، عورتیں اس دھات کو بھی زیورات کے طور پر استعمال کر سکتی ہیں، بشر طیکہ ریا اور اسراف نہ ہو مرد کے لئے چاندی کے استعمال کی اجازت صرف انگوٹھی کی صورت میں ہے اور اس کا بھی ایک مثقال وزن تک کی اجازت ہے، اس سے زیادہ کے استعمال کی ممانعت ہے۔

"يوز للنسآء لبس أنوع ملى كله آ ين لذهب بلفضة كآ آآت بملقه مل"[xii]

ترجمہ: عورتوں کے لئے مختلف قسم کی زیورات کا پہننا جائز ہے سونے اور چاندی میں سے جیسا کہ انگوٹھی اور حلقہ چھلا۔

بل يرلى لرجل اذهب بل يخم ملفضة لصول مطسرنآء بآ فيررم اريهآ كرجر ب ذهب بحدبد ب ا فر بزجآج بريهآ بل يزيده على يثقآل،
مل[xiii]

ترجمہ: آدمی زیب وزینت اختیار نہ کرے سونے سے، اور انگوٹھی صرف چاندی کی پہنے، کیونکہ اس سے ضرورت پوری ہو جاتی ہے تو اس کے علاوہ میں انگوٹھی پہنا حرام ہو گا مثلا پتھر سونے، لوہے، پیتل، شیشے وغیرہ سے اور چاندی بھی ایک مثقال سے زیادہ استعمال نہ کرے۔

(3) دیگر دھاتوں کا حکم

سونے اور چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں مثلا: لوہا، تانبہ، پیتل وغیرہ کا استعمال کھانے، پینے کے برتن کے طور پر درست ہے البتہ ان کے زیورات پہننا مکروہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اس نے تانبے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ انگوٹھی پھینک دی، جب دوسری مرتبہ آیا تو لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا وجہ ہے میں تم پر جہنمیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں، اس نے اسے بھی اُتارا تو کہا: کس چیز سے انگوٹھی بناؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چاندی کی انگوٹھی بناؤ، اور ایک مثقال سے زیادہ نہ ہو[xiv]! اس لئے بعض احناف کے نزدیک مردوں اور عورتوں کے لئے بھی سونے چاندی کے علاوہ لوہے، پیتل وغیرہ کی انگوٹھی پہننا مکروہ ہے۔

شامی میں ہے:

بلحخم اآلدید بلصفر بلرآس بلر ا آص يكربه للرجآل بلنسآء[xv]

ترجمہ: لوہا، پیتل، تانبااور سیسہ کی انگوٹھی مردوں اور عورتوں (دونوں) کیلئے مکروہ ہے۔ البتہ عورتوں کے لئے سونا چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں کا زیور استعمال کرنے کے بارے میں بعض علماء کرام کا خیال ہے کہ یہ بھی مکروہ نہیں ہے، اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کا بھی یہی مسلک ہے جیسا کہ زیب وزینت، باب سوم میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

ایسے برتنوں کا استعمال بھی درست ہے جس میں سونے اور چاندی کا پانی چڑھایا گیا ہوں اور یہی محکم چت ہواری ہتھیار، پلنگ کا بھی ہے۔

بأيآ ملبمن ملموهة بآء مذهب بمفضة مذي ل يلص يىه شئ فلأس اآطنفآع بآ ف ملكل بمشرب بري ذلك اآطجآع بكذم للأس اآطنفآع
اآلسرج بمركآب بملسلح بمسرير بملسقف ملموه، لن ملموىه ليس اشئ مىرى أنه ل يلص[xvi]

ترجمہ: اور ایسے برتن جن پر سونے چاندی کا پانی چڑھایا گیا ہو جو اس سے الگ نہیں ہوتا ہو تو وہ اتفاقا کھانے پینے وغیرہ کے لئے استعمال کر سکتے ہیں، اسی طرح زین، رکاب اور ہتھیار، پلنگ اور تخت جس پر سونے چاندی کا پانی چڑھا ہوا ہو اس سے انتفاع میں بھی کوئی حرج نہیں، کیونکہ پانی چڑھانے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ کیا نہیں دیکھتے کہ وہ جدا نہیں ہوتا۔

(4)متفرق

(1)انگوٹھی

انگوٹھی کی بحث پہلے گزر گئی، سونے، چاندی کی انگوٹھی بنانا عورت کے لئے شرعاً درست ہے، البتہ مرد کو صرف چاندی کی اجازت ہے وہ بھی ایک مثقال سے کم عورت جس قدر چاہے استعمال کر سکتی ہے۔ [xvii]

بل يخحم مى مرجل مل اآلفضة. بلىزىده عاى يىقآل بيوز للسآء لبس أنوع ملاى كلهآ ين مذهب بمفضة كآاآت بمللقة[xviii]

انگوٹھی کے معاملے میں اس بات کا خیال رہے کہ نگ ایک ہی ہو، کئی نگ والی انگوٹھیاں جائز نہیں ہیں اور ایک سے زائد انگوٹھی بھی کوئی مرد نہ پہنے۔

شامی میں ہے:

أيآلوله نصآن مب مكىر نىررهم[xix]

ترجمہ: ۔البتہ اگر اس کے دو یا دو سے زیادہ نگینے ہوں تو (اس کا پہننا) حرام ہے۔

(2)زیورات

سونے کے زیورات بلاشک وشبہ عورتوں کے لئے مباح ہیں، زیور کا ڈیزائن پسند کرنے میں عورتوں کو اختیار ہے البتہ اس بات کا لحاظ ضروری ہے کہ جن زیورات میں باجہ، گھنٹی، وغیرہ ہوں ان کا پہننا جائز نہیں۔

عن ابآنة يولة عبدمرحن ان حبآن ملنصآرى عن عآئشة رضى مل نعآل عىهآ قآلت: اىمآ هي عىدهآ، مذ اخل علىهآ بآرىة بعلىهآ جلجل ىصون
فقآلت لىدخلىهآ عاى مل أن نقطعوم ىآ لجلجلهآ بقآلت: سعت رسول مل مل يقول : ل ندخل مللئكة ايآ فيه جرس[xx]

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن حبان کی آزاد کردہ بنانہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بیٹھی تھیں، کہ ایک لڑکی اپنے پاؤں میں پازیب پہن کر داخل ہوئی، جس سے آواز آرہی تھی تو انہوں نے کہا اس کو مجھ تک آنے نہ دو، ہاں اس کے پازیب اُتار دو تو اجازت ہے، اور کہا کہ میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ " جس گھر میں گھنٹی کی آواز ہو گی اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے''۔

جن زیورات میں خود گھنٹی تو نہ ہو لیکن آپس میں لگ کر بجتے ہیں، اگرچہ ان کا پہنا جائز ہے لیکن انہیں پہن کر اس انداز میں چلنا کہ ان سے آواز نکلے جائز نہیں، زیب وزینت اگرچہ عورتوں کے لئے شرعاً مباح ہے، لیکن اس میں اسراف کرنا درست نہیں، اسی طرح زیورات میں بھی اسراف سے کام لینا جائز نہیں۔ علامہ ظفر احمد عثمانی لکھتے ہیں:

كل حلى أايح لليسآء فذملك مذمل يكن فيه سرف ظآهر[xxi]

یعنی ہر زیور عورتوں کیلئے جائز کیا گیا ہے جبکہ ان میں ظاہری اسراف نہ ہو۔

چاندی کے زیورات کی اباحت میں کسی کا بھی اختلاف نہیں: اسی طرح لکھتے ہیں:

يوز لليسآء لبس ملرير بمحرلى اآلفضة بااآذهب اآطجآع للحآايث ملصرىرة[xxii]

ترجمہ: عورتوں کیلئے ریشم پہننا، سونا اور چاندی کے زیورات استعمال کرنا بالاتفاق جائز ہے صحیح احادیث سے۔

International Journal of Islamic Studies & Culture ISSN-2709-3905
https://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/index PISSN2709-3891
(Volume.5, Issue.2 (2025)

ہیرے، لؤلؤ، فیروز، زمرد، عقیق، یاقوت اور مرجان وغیرہ کے زیورات پہننا بھی جائز ہے۔

جانوروں کی ہڈیوں سینگوں اور دانتوں کے تیار کردہ زیورات کا استعمال بھی درست اور جائز ہے، کیونکہ سوائے خنزیر کے باقی جانوروں (حلال ہوں یا حرام) کی ہڈیاں، سینگ اور دانت کے استعمال جائز ہیں۔

فأيآ ملد بقرن ، بشعر بصوف بسن بعظم فكل هذ حلل له لذكي[xxiii]

ترجمہ: جانور کی جلد، سینگ، بال اور اون، دانت اور دوسری ہڈیاں پاک ہیں، کیونکہ ان کو ذبح کی ضرورت نہیں ہوتی۔

پلاسٹک کا زیور استعمال کرنا مطلقا مباح ہے اس کی اباحت پر کسی کو کلام نہیں۔

ل ا ل ف آس بزية لل بطاآحة سوء ف وب بدن بكآن[xxiv]

یعنی لباس اور زینت میں حلال اور مباح ہونا اصل ہے، چاہے کپڑا میں ہو یا بدن اور مکان میں

(3) گھڑی

گھڑی وقت معلوم کرنے کے لئے باندھی جاتی ہے تاکہ ہر کام کا نظام صحیح چلے، اور اپنے وقت سے کوئی کام نہ ہٹے، اور وقت ضائع نہ ہو، تو گھڑی اس مقصد کیلئے رکھ کر ہاتھ میں باندھنا درست ہے مگر کیس ڈائل چھین سونے کا جائز نہیں ہے، سونے کا پانی اس میں ہو تو گنجائش ہے، اور فیتہ بھی گھڑی کی حفاظت کے لئے باندھا جاتا ہے، یہ کوئی زیور نہیں ہے، اسی طرح چین گھڑی کی حفاظت کے لئے استعمال کی جاتی ہے یہ بھی زیور نہیں تو مروجہ چین جو کہ نہ چاندی کی ہے نہ سونے کی، گھڑی کی حفاظت کے لئے اسے باندھنا درست ہے اور اسی حالت میں نماز پڑھنا بھی درست ہے جیسا کہ فیتے باندھے ہوئے گھڑی سے دُرست ہے۔

اقی ملكلم ف ايد مسآعة مذى راط بعلقه مرجل ازر واه بظاآهر أنه كيد مسرة مذي راط[xxv] ...

(4) سونے اور چاندی کے بٹن

سونے اور چاندی کے بٹن اگر کپڑے میں لگے ہوئے ہیں (جڑے ہوئے ہیں) تو وہ کپڑے کے تابع ہو کر جائز ہے۔

لاآس اعربة مقمص بزره ين ملرير له بع، ف مآآرخآية عن مسي ملكي ل اأس اأزرر مديآج بذهب[xxvi]

(5) سونے اور چاندی کا خلال

سونے اور چاندی کا خلال استعمال کرنا درست نہیں ,تانبے، پیتل وغیرہ کا استعمال درست ہے۔

بكذم ذكره ملكل بعقة مفضة بذهب بملكرآل بهآ يآ أشه ذلك ين مطسعمآل كمك رلة برأة بقلم باهة بنوهآ[xxvii]

ترجمہ: سونے چاندی کے چمچ سے کھانا مکروہ ہے، اسی طرح ان کی بنی ہوئی سلائی سے آنکھوں میں سرمہ لگانا بھی درست نہیں، اس کے علاوہ سونے چاندی کے دوات قلم وغیرہ کا استعمال بھی جائز نہیں۔

---

i مسند احمد، احمد بن حنبل، رقم الحدیث: ۷۵۰، مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۴۲۰ھ، ۲ : ۱۴۶

Musnad Ahmad, Ahmad bin Hambal, Hadith No:750, Mu'assasatur Risalah, 2nd edition, 1420 A.H., Vol: 2, Page: 146

ii بدائع الصنائع، الکاسانی، علاؤالدین الکاسانی، بیروت، دار الکتب العربی، ۱۹۸۲ء، ۵: ۱۳۲

Bada'ius San'ie, Al Kasani, Alauddin, Al Kasani, Beirut, Darul Kutubul Arabi, 1982 A.D., Vol: 5, Page: 132

iii ردالمحتار، حاشیہ ابن عابدین، الشامی، محمد امین ابن عابدین، بیروت، دار الفکر، ۱۴۲۱ھ، ۶: ۳۴۱

Raddul Muhtar, Hashia Ibne Abideen, Al Shami, Muhammad Amin ibne Abideen, Beirut, Darul Fikr, 1421A.H., Vol: 6, Page: 341

iv ردالمحتار، حاشیہ ابن عابدین، الشامی، محمد امین ابن عابدین، بیروت، دارالفکر، ۱۴۲۱ھ، ۶: ۳۴۱

Raddul Muhtar, Hashia Ibne Abideen, Al Shami, Muhammad Amin ibne Abideen, Beirut, Darul Fikr, 1421A.H., Vol: 6, Page: 341

v بدائع الصنائع، الکاسانی، علاؤالدین الکاسانی، بیروت، دارالکتب العربی، ۱۹۸۲ء، ۵: ۱۳۱

Bada'ius San'ie, Al Kasani, Alauddin, Al Kasani, Beirut, Darul Kutubul Arabi, 1982 A.D., Vol: 5, Page: 131

vi الموسوعۃ الفقھیہ، وزارۃ الاوقاف والشؤون الاسلامیۃ، الکویت، ۱۱: ۲۶۷

Al Mawsoo'atul Fiqhiyyah, wazaratul awqaf wal Shoonol Islamiyyah, Kuwait, Vol: 11, Page: 267

vii الفتاوی الہندیہ، الشیخ نظام وجماعۃ من علماء الہند، بیروت، دارالفکر، ۱۴۱۱ھ، ۵: ۳۳۶

Al Fatawa Al Hindiyya, Ash Shaiykh Nizam and a group of Indian scholars, Beirut, Darul Fikr, 1411 A.H., Vol: 5, Page: 336

viii بدائع الصنائع، الکاسانی، علاؤالدین الکاسانی، بیروت، دارالکتب العربی، ۱۹۸۲ء، ۵: ۱۳۲

Bada'ius San'ie, Al Kasani, Alauddin, Al Kasani, Beirut, Darul Kutubul Arabi, 1982 A.D., Vol: 5, Page: 132

ix بدائع الصنائع، الکاسانی، علاؤالدین الکاسانی، بیروت، دارالکتب العربی، ۱۹۸۲ء، ۵: ۱۳۲

Bada'ius San'ie, Al Kasani, Alauddin, Al Kasani, Beirut, Darul Kutubul Arabi, 1982 A.D., Vol: 5, Page: 132

x مشکوٰۃ المصابیح، التبریزی (محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی) رقم الحدیث: ۴۴۰۰، بیروت، المکتبۃ الاسلامی، الطبعۃ الثالثۃ، ۱۴۰۵ھ، ۲: ۴۹۸

Mishkatul Masabeeh, At Tabreezi, Muhammad bin Abdullah, Al Khateeb, At Tabreezi, Hadith No: 4400, Beirut, Al Maktabah Al Islami, 3rd Edition, 1405 A.H, Vol: 2, Page: 498

xi فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، مولانا مفتی عزیزالرحمٰن عثمانی، کراچی، دارالاشاعت، الطبعۃ الاولیٰ، ۲: ۹۸۲

Fatawa Darul Uloom Deoband, Maulana Mufti Aziz ur Rahman Usmani, Karachi, Darul Isha'at, 1st Edition, Vol: 2, Page: 982

xii اعلاء السنن، مولانا ظفر احمد عثمانی، کراچی، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، الطبعۃ الثانیہ، ۱۴۰۵ھ، ۱۷: ۳۱۲

I'la'us Sunan, Maulana Zafar Ahmad Usmani, Karachi, Idaratul Qur'an wal Uloomul Islamiyyah, 2nd Edition, 1405 A.H., Vol: 17, Page: 312

xiii الدر المختار، الحصکفی، محمد بن علی محمد علاؤالدین، الدمشقی، الحصکفی، بیروت، دارالفکر، ۱۳۸۶ھ، ۶: ۳۵۹

Addurul Mukhtar, Al Haskafi, Muhammad bin Ali Muhammad, Alauddin, Dimashqi, Al Haskafi, Beirut, Darul fikr, 1386 A.H, Vol: 6, Page: 359

xiv سنن ابی داود، السجستانی(ابوداود سلیمان بن اشعث السجستانی الازدی) رقم الحدیث: ۴۲۲۵، بیروت، دارالکتب العربی، ۴: ۱۴۴

Sunan Abi Dawud, As Sajistani, Abu Dawud, Sulaiman bin Ash'ath, Hadith No: 4225, Beirut, Darul kutubul Arabi, Vol: 4, Page: 144

xv ردالمحتار، حاشیہ ابن عابدین، الشامی، محمد امین ابن عابدین، بیروت، دارالفکر، ۱۴۲۱ھ، ۶: ۳۶۰

Raddul Muhtar, Hashia Ibne Abideen, Al Shami, Muhammad Amin ibne Abideen, Beirut, Darul Fikr, 1421A.H., Vol: 6, Page: 360

xvi بدائع الصنائع، الکاسانی، علاؤالدین الکاسانی، بیروت، دارالکتب العربی، ۱۹۸۲ء، ۵: ۱۳۳

Bada'ius San'ie, Al Kasani, Alauddin, Al Kasani, Beirut, Darul Kutubul Arabi, 1982 A.D., Vol: 5, Page: 133

xvii بدائع الصنائع، الکاسانی، علاؤالدین الکاسانی، بیروت، دارالکتب العربی، ۱۹۸۲ء، ۶: ۳۶۱

Bada'ius San'ie, Al Kasani, Alauddin, Al Kasani, Beirut, Darul Kutubul Arabi, 1982 A.D., Vol: 6, Page: 361

xviii اعلاءالسنن، مولانا ظفر احمد عثمانی، کراچی، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، الطبعۃ الثانیہ، ۱۴۰۵ھ، ۱۷ : ۳۱۷

I'la'us Sunan, Maulana Zafar Ahmad Usmani, Karachi, Idaratul Qur'an wal Uloomul Islamiyyah, 2nd Edition, 1405 A.H., Vol: 17, Page: 317

xix ردالمحتار، حاشیہ ابن عابدین، الشامی، محمد امین ابن عابدین، بیروت، دارالفکر، ۱۴۲۱ھ، ۶: ۳۶۲

Raddul Muhtar, Hashia Ibne Abideen, Al Shami, Muhammad Amin ibne Abideen, Beirut, Darul Fikr, 1421A.H., Vol: 6, Page: 362

xx سنن ابی داود، السجستانی(ابوداود سلیمان بن اشعث السجستانی الازدی) رقم الحدیث: ۴۲۳۳، بیروت، دارالکتب العربی، ۴: ۱۴۸

Sunan Abi Dawud, As Sajistani, Abu Dawud, Sulaiman bin Ash'ath, Hadith No: 4244, Beirut, Darul kutubul Arabi, Vol: 4, Page: 148

xxi اعلاءالسنن، مولانا ظفر احمد عثمانی، کراچی، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، الطبعۃ الثانیہ، ۱۴۰۵ھ، ۱۷ : ۲۹۴

I'la'us Sunan, Maulana Zafar Ahmad Usmani, Karachi, Idaratul Qur'an wal Uloomul Islamiyyah, 2nd Edition, 1405 A.H., Vol: 17, Page: 294

xxii اعلاءالسنن، مولانا ظفر احمد عثمانی، کراچی، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، الطبعۃ الثانیہ، ۱۴۰۵ھ، ۱۷ : ۲۹۳

I'la'us Sunan, Maulana Zafar Ahmad Usmani, Karachi, Idaratul Qur'an wal Uloomul Islamiyyah, 2nd Edition, 1405 A.H., Vol: 17, Page: 293

---

xxiii سنن دار قطنی، حدیث: ۲۳، ۱: ۴۸

Sunan Dar Qutni, Hadith No: 23, Vol: 1, Page: 48

xxiv الفقہ الاسلامی وادلتہ، وہبہ الزہیلی، ۴: ۱۸۳

Al fiqhul Islami wa Adillatuho , wahbah Azzuhayli, Vol: 4, Page: 183

xxv ردالمحتار، حاشیہ ابن عابدین، الشامی، محمد امین ابن عابدین، بیروت، دارالفکر، ۱۴۲۱ھ، ۶: ۳۵۴

Raddul Muhtar, Hashia Ibne Abideen, Al Shami, Muhammad Amin ibne Abideen, Beirut, Darul Fikr, 1421A.H., Vol: 6, Page: 354

xxvi الدر المختار، الحصکفی، محمد بن علی محمد علاؤالدین، الدمشقی، الحصکفی، بیروت، دارالفکر، ۱۳۸۶ھ، ۶: ۳۵۵

Addurul Mukhtar, Al Haskafi, Muhammad bin Ali Muhammad, Alauddin, Dimashqi, Al Haskafi, Beirut, Darul fikr, 1386 A.H, Vol: 6, Page: 355

xxvii الدر المختار، الحصکفی، محمد بن علی محمد علاؤالدین، الدمشقی، الحصکفی، بیروت، دارالفکر، ۱۳۸۶ھ، ۶: ۳۴۱

Addurul Mukhtar, Al Haskafi, Muhammad bin Ali Muhammad, Alauddin, Dimashqi, Al Haskafi, Beirut, Darul fikr, 1386 A.H, Vol: 6, Page: 341